بریلوی حضرات کی مستند کتابوں سے لئے گے مستند حوالوں کا مجموعہ

ہدیہ بریلویت

تالیف:

مفتی محمد مجاہد صاحب زید مجدہ

پسند فرمودہ

متکلم اسلام حضرت مولانا

محمد الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ

ان کے دلوں میں مرض تھا اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کردیا۔ (القران)

بریلوی رضاخانی حضرات کی مستند کتابوں سے لیے
گئے مستند حوالوں کا مجموعہ

ہدیہ بریلویت

تالیف وترتیب:

حضرت مولانا مفتی محمد مجاہد صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

نام کتاب ---- ہدیہ بریلویت

مؤلف ---- مفتی محمد مجاہد

کمپوزنگ ---- عادل شہزاد

تعداد ---- ۱۱۰۰

قیمت: -/500 روپے

اشاعت اول ---- ۶ ستمبر ۲۰۱۲

{ملنے کے پتے}

۱۔ مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور

۲۔ مکتبہ قاسمیہ، اردو بازار لاہور

۳۔ جیلانی کنز یمپس، جہانزیب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

فہرست مضامین

حصہ اول: بریلوی مذہب کی حقیقت

سرزد ہوگئی۔
﴿مسلم ج2 ص355 مشکوۃ ج1 ص203﴾
یعنی وہ بیچارہ کہنا تو یہ چاہ رہا تھا کہ اے اللہ تو میرا رب میں تیرا بندہ لیکن خطا کر دیا۔ بے ہوشی میں ہے نہ غشی میں نہ سویا ہوا ہے بیدار ہے مگر کلمہ کوئی اور نکل گیا جس پر اس کو اختیار نہ تھا۔ فقہاء احناف نے خطا کی تعریف وتشریح میں کافی تفصیل کی ہے۔
چنانچہ قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں
اور خطا کرنے والا وہ ہے جس کی زبان پر بغیر قصد کے ایک کلمہ کی جگہ کوئی دوسرا کلمہ نکل جائے۔
﴿فتاوی قاضی خان ج4 ص883﴾
نیز تحریر فرماتے ہیں کہ
اور بہر حال خاطی کی زبان پر جب خطاء کفر کا کلمہ جاری ہوگیا مثلاً وہ ایسا کلمہ بولنا چاہتا تھا جو کفر نہیں ہے لیکن خطاء اس کی زبان سے کفر کا کلمہ نکل گیا تو تمام فقہاء کرام کے نزدیک یہ کفر نہ ہوگا۔
کم وبیش یہی مضمون اور یہی بات کشف الاسرار شرح اصول بزدوی ج۴ ص355 طبع مصر۔ فتاوی شامی، شرح فقہ اکبر ص198 طبع کانپور مذکور ہے
اب بجائے کہ ہم اس پر مزید تحقیق کریں خود فریق مخالف کے اعلحضرت کا فتوی نقل کرکے اس بات کو سمیٹتے ہیں:

مولوی احمد رضا خان کا فتوی

شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں

﴿ملفوظات حصہ اول ص55 فرید بک اسٹال﴾
اب ساری بحث کو ملحوظ رکھ کر خود انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ جو شخص خود چلا چلا کر کہتا ہے کہ بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان قابو میں نہیں ہے اور اس میں بعد میں روتا بھی

ہے ایسے شخص کو حضرت تھانوی کیوں کافر کہتے؟؟ اور جب وہ خود کافر نہیں تو رضا بالکفر کس طرح ثابت ہوا؟؟ اور حضرت تھانوی کیوں کافر قرار پائے۔۔؟؟ جبکہ خان صاحب بریلوی کا فتوی بھی احکام اضطراریہ میں وہی ہے جو حضرات فقہائے کرام کا ہے کیا خوب ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

﴿اعتراض﴾: یہ جھوٹ ہے وہ یہ کلمہ کفر آپ کے حکیم الامت کی محبت میں بول رہا تھا اچھا بتاؤ اگر اس سے غلطی ہو رہی تھی تو چپ رہتا خاموش ہو جاتا کہ میری زبان صحیح ادا نہیں کر رہی ہے بار بار یہ وظیفہ پڑھنے کا کیا مطلب یہی کہ حکیم الامت کی محبت اس سے یہ اگلوا رہی تھی۔

﴿جواب﴾: جہاں تک آپ نے یہ اعتراض کیا کہ وہ خاموش کیوں نہیں رہا چپ ہو جاتا تو اللہ کے بندے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ جو الفاظ ادا کر رہا تھا اس کے بارے میں اس کو علم تھا کہ یہ درست نہیں ہے اور زبان اس کے قابو میں نہیں ہے لیکن اس نے سکوت اختیار کرنے کے بجائے تکلم دو وجہ سے کیا۔
(۱) ایک یہ کہ اسے توقع تھی کہ اب اس کی زبان سے صحیح الفاظ نکلیں گے جس سے گزشتہ الفاظ کی تلافی ہو جائے گی۔
(۲) اور دوسری وجہ یہ تھی کہ اسے غم کھایا جا رہا تھا کہ اگر اسی لمحہ اس کی موت واقع ہوگئی تو نعوذ باللہ ایسے الفاظ پر خاتمہ ہوگا اسی لئے اس نے دوبارہ تکلم کیا تا کہ الفاظ بھی صحیح ادا ہو جائیں اور سوء خاتمہ کے اندیشے سے بھی نجات مل جائے۔ جہاں تک آپ نے یہ کہا کہ وہ حضرت حکیم الامت کی محبت میں یہ سب کہہ رہا تھا تو تف ہے آپ کی عقل پر اگر

وہ ان کی محبت میں کہتا تو کیا اس کی وضاحت کرتا کہ زبان پر قابو نہیں بے اختیار ہوں؟؟۔۔ اور کیا وہ اس پر روتا؟؟ بلکہ وہ تو اس پر خوش ہوتا کہ دیکھیں حضرت جی میں تو آپ کی محبت میں۔

آپ کا کلمہ بھی پڑھنے لگ گیا ہوں۔۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ جو لوگ کلمہ میں اپنے پیر کا کلمہ محبت کی وجہ سے پڑھتے ہیں ان کی حالت کیسی ہوتی ہے اور وہ کس طرح اس کا اظہار کرتے ہیں:

﴿اعتراض﴾: اچھا مجھے بتاؤ کہ اگر ایک شخص سارا دن کلمہ کفر بکتا رہے اور بعد میں عذر کرے کہ میں بے اختیار تھا زبان قابو میں نہیں تھی تو کیا اس کا عذر مسموع ہوگا۔۔؟؟ مجھے بتاؤ ایک شخص سارا دن آپ کے مولانا تھانوی صاحب کو گالیاں دے اور پھر بعد میں عذر کرے کہ زبان قابو میں نہ تھی غلطی ہوگئی تو کیا آپ اس کو غلطی تسلیم کریں گے۔۔ نہیں نہ آپ تو یہی کہیں گے کہ دیکھو دیکھو ہمارے مولانا کی گستاخی کردی۔

﴿جواب﴾: اس اعتراض کا زیر بحث واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہاں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ غلطی اس شخص سے ایک دفعہ سے زیادہ ہوئی اور وہ سارا دن یہ کلمہ پڑھتا رہا بلکہ بیداری میں غلطی صرف ایک ہی دفعہ ہوئی تھی اور ایک دو دفعہ ایسی غلطی کا خطاء لسانی سے ہو جانا اور وہ بھی کسی وحشت انگیز خواب سے آنکھ کھلنے کے بعد کہ بے خودی اور بے حسی کی حالت میں ہے عادۃ کچھ مستبعد نہیں۔۔ لیکن دن بھر کسی کی زبان کا یونہی بہکنا عادۃ مستبعد ہے البتہ اگر اس پر کسی خاص مرض کا حملہ ہوا ہو اور اس کی وجہ سے وہ بہکی بہکی باتیں کرے اور اسی حالت میں اس کی زبان سے کلمات کفر بھی نکلیں تو بے شک وہ کافر نہ ہوگا لیکن اس کو خاطی نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ "معتوہ" اور "مجنون" قرار دیا جائے گا۔ شریعت میں ایسے شخص کی عدم تکفیر کے بارے میں بھی

اقوال موجود ہیں اگر ضرورت ہو تو پیش کر دیے جائیں گے۔

ایک یہ اعتراض بھی کیا کہ اگر آپ کے مولانا تھانوی کو کوئی گالیاں دے پھر زبان کی بے اختیاری کا بہانہ کرے تو کیا تم اس کو معاف کر دو گے؟۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بے شک اگر قرائن اس کے عذر کی تکذیب نہ کریں تو ضرور ہم اس کو معاف کر دیں گے مثلاً کوئی شخص نیند سے اٹھایا جائے اور وہ اسی نیم خوابی کی حالت میں ہمارے کسی عالم کو گالیاں دے اور بعد میں یہ عذر کرے کہ میں خواب میں دیکھ رہا تھا کہ میری آپ سے لڑائی ہو رہی ہے اور میں آپ کو گالیاں دے رہا ہوں اور اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور بالکل بلا قصد میری زبان سے گالی نکل گئی اور اب میں بہت پشیمان ہوں۔ تو بے شک ہم اس کا عذر قبول کر لیں گے۔ اور اگر وہ جھوٹا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کا یہ عذر ضرور قبول ہوگا۔

لیجئے آپ کے تمام اعتراضات کا جواب دے دیا ہے اگر اور کوئی اعتراض ہو تو وہ بھی پیش کر دیجئے میں آج ہر طرح سے حجت تمام کر دوں گا۔

﴿اعتراض﴾: بھائی یہ باتیں تو میری سمجھ میں آگئی ہیں لیکن اس خواب کی تعبیر صحیح نہیں آخر جب وہ غلط الفاظ کہہ رہا تھا تو اس کی تعبیر یہ کیوں دی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے۔۔ معلوم ہوا کہ آپ کے حکیم الامت نبوت کا اعلان کرنے کے موڈ میں تھے۔

﴿جواب﴾: اس بات کی وضاحت پہلے کر چکا ہوں کہ خواب کا برا ہونا تعبیر کے برا ہونے کو مستلزم نہیں ہے باقی اس تعبیر کی خواب سے کیا مناسبت ہے تو کاش اعتراض کرنے سے پہلے کم سے کم اس کتاب کو ہی مکمل پڑھ لیتے جس میں یہ واقعہ لکھا ہوا کہ اسی کتاب میں اس کا جواب موجود ہے جو خود حضرت حکیم الامت نے دیا ملاحظہ ہو:

بعض اوقات خواب میں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور دل بھی گواہی دیتا ہے کہ حضور ﷺ ہی ہیں لیکن زیارت کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ شکل کسی اور کی ہے تو وہاں اہل تعبیر یہی کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے اس شخص کے متبع سنت ہونے کی طرف پس جس طرح یہاں بجائے شکل نبوی کے دوسری شکل مرئی ہونے کی (یعنی دکھائی دینے کی) تعبیر اتباع سنت سے دی گئی ہے اسی طرح بجائے اسم نبوی ﷺ دوسرا ملفوظ ہونے کے تعبیر اگر اسی اتباع سے دیجائے تو اس میں کیا محذور شرعی لازم آ گیا۔ (الامداد بابت ماہ جمادی الثانیہ 1336ھ ص 19)

امید کرتا ہوں کہ خود حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کی اس وضاحت کے بعد اس کی تعبیر اور خواب میں مناسبت بھی عقل شریف میں آ گئی ہوگی۔ پھر یہ کہنا کہ اس سے نبوت کا ارادہ ہے کس قدر گھٹیا سوچ ہے ذرا حضرت تھانوی کے الفاظ پر غور کریں وہ تو "متبع سنت" کے لفظ استعمال کرتے ہیں دور دور تک اس میں نبوت کی بو بھی نہیں یعنی جس کی طرف تم نے رجوع کیا ہے وہ تو آقا مدنی ﷺ کا غلام ہے ان کی سنتوں کا پیرو ہے۔۔ ان کی غلامی اور ان کے طور طریقوں کی پیروی کو اپنے لئے سرمایہ سمجھتا ہے۔۔ افسوس۔۔ افسوس!!!! اس ضد اور ہٹ دھرمی کا۔

قارئین کرام بنظر انصاف غور فرمائیں کہ اگر یہی واقعہ مرزا غلام قادیانی یا کسی دوسرے مدعی نبوت کے ساتھ پیش آتا تو کیا وہ بھی یہی لکھتا جو حضرت تھانوی نے لکھا۔۔؟؟؟ مالک عرش کی قسم وہ ہرگز یہ نہ لکھتا بلکہ اس کو اپنے دعوے کی روشن ترین دلیل کہتا۔ اور ہزار ہا تعداد میں اس مضمون کے اشتہار شائع کرواتا "جو لوگ میری نبوت و رسالت کے منکر ہیں خدا ان سے بجبر گردن پکڑ کے میری رسالت کا اقرار کرواتا ہے اور میرا کلمہ پڑھواتا ہے"۔ میرا یہ نکتہ خاص کر ان حضرات کیلئے قابل غور ہے جو مرزا قادیانی کی سیرت کا تھوڑا بہت مطالعہ رکھتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف حضرت تھانوی

کیا جواب دیتے ہیں کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ تو حضور ﷺ کا غلام ہے متبع سنت ہے۔ غور کریں کیا اس میں کوئی ایسا لفظ بھی ہے جس سے نبوت کی بو آتی ہے۔ کیا حضور ﷺ کی غلامی کا اقرار کرنا کوئی سنگین جرم ہے۔

میرے دل کو دیکھ میری وفا کو دیکھ کر بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

الزامی جواب

اس تمام تر تفصیل کے باوجود بھی اگر بریلوی حضرات کے استدلال کا یہی نہج ہے تو ہم ان کے مشکور ہونگے کہ وہ ذیل کے واقعات میں بھی اسی طرح تکفیری فتوے نافذ کر کے اس کی اسی طرح تبلیغ اور نشر و اشاعت کریں جس طرح وہ حضرت تھانوی اور دیگر اکابر علماء کے خلاف کرتے ہیں ملحوظ رہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا وہ صرف استفسار ہے اس سے ہماری رائے کے متعلق کوئی خیال قائم کرنا شدید ظلم ہوگا یہاں ہم کو بریلویوں کے ان مفتیان کرام کی انصاف پسندی کا امتحان کرنا مقصود ہے اور بس۔

۱۔ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ خواجہ صاحب نے اپنے ایک مرید کو پڑھنے کیلئے کہا۔
(سوانح حیات غریب نواز۔ ص 207)

۲۔ شیر محمد شرق پوری صاحب نے ایک نوجوان کو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ اور لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ پڑھنے کیلئے کہا۔
(رضائے مصطفی۔ شمارہ نمبر 1928 ستمبر 1958 ص 03)

۳۔ بریلویوں کے جید عالم غلام جہانیاں مفتی لکھتے ہیں "زبان پہ کلمہ یہی ہو جاری کہ یا محمد معین خواجہ"
(ہفت اقطاب۔ ص 200)

۴۔ شیر محمد شرق پوری صاحب نے اپنے ایک مرید کو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ پڑھنے کی تلقین کی۔
(خزینہ معرفت۔ ص 155)

۵۔ خواجہ معین الدین چشتی نے ایک مرید کو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ پڑھنے کا

کہا۔ (فوائد فریدیہ۔ص 83)

۶۔ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کو لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ [illegible] حکم دیا۔ (فوائد الفواد۔ص 360)

۷۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی لکھتے ہیں کہ" لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ" (تحقیق الحق۔ص 127)

۸۔ بریلوی پیر محمد عمر بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ میاں صاحب نے زاں بعد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔ (انقلاب حقیقت فی تصوف والقت۔ص 31)

۹۔ بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب کلمہ شریف کے عنوان سے نعت لکھتے ہوئے یہ کلمہ لکھتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ امنا بر سول اللہ (دیوان سالک۔ص 12)

۱۰۔ خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں حضرت مولانا (فخر الدین دہلوی) فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کلیم اللہ دھلوی کے تمام مریدین برگزیدہ تھے۔ اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ ﷺ حضرت شیخ کے ڈر سے کہتے تھے۔ ورنہ ان کا جی چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں۔ (مقابیس المجالس۔ص 671)

۱۱۔ حکیم الامت کے مرید نے بیداری میں کلمہ پڑھا تھی نہیں تو تکفیر کیوں کرتے ہو؟" اور بزرگ بیداری میں کلمہ اپنے نام کا خود پڑھوا رہے ہیں تو عدم تکفیر کیوں؟

27. حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید اور بریلویت

(1) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود نے ایک کتاب لکھی فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں اس کے ص 257 پر شاہ صاحب کا نام ان الفاظ سے لکھا گیا۔

شاہ اسماعیل شہید

(2) استاذ البریلویہ مناظر بریلویہ مولوی اشرف سیالوی کے مناظرہ جھنگ جو کہ کتابی شکل میں شائع ہوئی ہے میں ص 223 شاہ صاحب کا نام اس طرح ہے مولانا اسماعیل شہید

(3) بریلویوں کے مایہ ناز عالم مولانا مفتی محمد خلیل احمد خان برکاتی قادری بدایونی نے انکشاف حق میں شاہ صاحب کا نام اس طرح لکھا ہے۔ مولوی اسماعیل صاحب مرحوم دہلوی (ص 46)(اشاعت المعارف)

(4) مقابیس المجالس نامی مستند ترین کتاب میں شاہ صاحب کا تذکرہ ایسے ہے۔ شاہ ولی اللہ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید جو حضرت عبدالعزیز کے مرید و خلیفہ حضرت سید احمد شہید کے مرید و خلیفہ ہیں۔ (مقدمہ مقابیس المجالس۔ص 227)

(5) یہی بات پیر نصیر الدین گولڑوی نے اپنی کتاب لطمۃ الغیب ص 210 پر نقل کی ہے۔

(6) مولوی الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری شاہ صاحب کا نام اس طرح لکھتے ہیں شاہ اسماعیل شہید۔ (مقدمہ مکتوبات قدوسیہ۔ص 51)

(7) بریلویوں کی مستند ترین کتاب فتاوی مظہریہ میں ص 350 پر شاہ صاحب کا نام اسطرح ہے۔ مولانا اسماعیل مرحوم اور اسی صفحہ پر اسطرح بھی مولانا اسماعیل

(8) مولانا محمد ذاکر صاحب کی زیر ادارت نکلنے والے رسالہ الجامعہ کا اتحاد عالم اسلام نمبر چھپا اس میں شاہ صاحب کا تعارف اسطرح ہے۔

شیخ اسماعیل شہید اور سید احمد بریلوی میدان میں نکل آئے انگریزوں اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف جہاد کیا وہ ہندوستان میں خالص اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ مگر